چاہتی ہے تاکہ ایسے شرابیوں اور گستاخوں کو تحفظ دیا جاسکے۔

نامزد وزیر اعظم شوکت عزیز اور قادیانیت

پاکستان کے نامزد وزیر اعظم شوکت عزیز ان دنوں اپنی انتخابی مہم پر ہیں۔ وہ سندھ میں تھر کے علاقے ''مٹھی'' اور سرحد میں ''اٹک'' کے انتخابی حلقوں سے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ ان پر الزام ہے کہ وہ قادیانی ہیں۔ انہوں نے یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی کہ ''وہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور سنی العقیدہ مسلمان ہیں۔'' ہم سمجھتے ہیں کہ مسٹر شوکت عزیز کی یہ وضاحت ناکافی ہے۔ وہ اس بات کی وضاحت کریں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی، مجدد یا مسیح موعود ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں؟ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ''تھر کے مضافاتی علاقوں سے قادیانی کھلم کھلا اُن کی حمایت کر رہے ہیں اور ان کی انتخابی مہم میں حصہ لے کر تعاون کر رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک مسٹر شوکت عزیز اگر قادیانی نہیں تو قادیانی نواز ضرور ہیں اور قادیانیوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ جب تک وہ مرزا قادیانی اور جماعتِ مرزائیہ کے بارے میں اپنا عقیدہ واضح نہیں کرتے، ہمارے نزدیک مشکوک ہیں۔ اُن کی شخصیت متنازعہ ہے۔ وہ سیکولر قوتوں کے سکہ بند نمائندے ہیں اور ان کے وجود سے پاکستان کو نقصان ہی ہوگا۔

چناب نگر میں پولیس چوکی اور مسجد کا انہدام

چناب نگر (سابق ربوہ) پاکستان کا حساس ترین علاقہ ہے۔ یہاں ایک قدیم پولیس چوکی اور اس سے ملحق ایک مسجد ہے، جس میں مسلمان نماز پڑھتے تھے۔ گزشتہ دنوں قادیانیوں نے دہشت گردی کرتے ہوئے پولیس چوکی سے ملحق مسجد کے وضوخانے اور ابتدائی حصے گرا دیئے۔ ان کا موقف ہے کہ یہ جگہ قادیانیوں کی ہے، اس لیے پولیس کو متبادل جگہ اور عمارت مہیا کر دی۔ پولیس نے فوراً چوکی چھوڑ دی اور قادیانیوں کی عطا کردہ نئی عمارت میں اسے منتقل کر دیا۔ جبکہ پولیس کو سرکاری جگہ چھوڑنے کا کوئی قانونی حق نہیں۔ اس واقعے پر ملک بھر میں احتجاج کیا گیا۔ چناب نگر اور چنیوٹ میں علماء نے ایک ایکشن کمیٹی بنائی، جس میں مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا عبدالوارث، مولانا محمد مغیرہ، مولانا غلام مصطفیٰ اور دیگر علماء شامل ہیں جبکہ قانونی معاونت جناب ملک رب نواز ایڈووکیٹ کر رہے ہیں۔ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری (امیر مجلس احرار اسلام) اس کمیٹی کی مکمل سرپرستی اور معاونت کر رہے ہیں۔ مجلس احرار اسلام کی اپیل پر ملک بھر میں ۲۳ر جولائی کو اجتماعاتِ جمعہ میں احتجاج کیا گیا اور مسجد اور پولیس چوکی بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ حکومت اس مسئلہ کو فوری اہمیت دے اور مسلمانوں کا مطالبہ منظور کرے۔ نیز پولیس چوکی سرکاری جگہ پر واپس لائی جائے۔ اگر موجودہ پوزیشن بحال رہی تو کل قادیانی، تھانہ، عدالت، ڈاک خانہ اور ٹیلی فون ایکسچینج کے دفاتر بھی چھوڑنے کا مطالبہ کریں گے۔ وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق اور وزیر اعلیٰ پنجاب اس مسئلہ کو خصوصی توجہ دے کر فوراً حل کریں ورنہ حالات کوئی سنگین صورت اختیار کر سکتے ہیں۔